يَآيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَآءَ

دوستی اور دشمنی

قرآن و سنت اور علمائے امت کی توضیحات کی روشنی میں





تالیف
فضیلۃ الشیخ ابو عمرو عبدالحکیم حسان

ترجمہ و تخریج
فضیلۃ الشیخ ابو سیاف اعجاز احمد تنویر

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ

دوستی اور دشمنی

قرآن وسنت اور علماء کی توضیحات کی روشنی میں

تالیف:

فضیلۃ الشیخ ابو عمر وعبد الحکیم حسان حفظہ اللہ

تفہیم وتعلیق:

ابو سیاف اعجاز تنویر



مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان
Website: http://www.muwahideen.co.nr
Email: salafi.man@live.com

اطاعت کرتے۔اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی بات مانی، جنھوں نے ہمیں راہِ راست سے بھٹکا دیا۔ پروردگار! تو انہیں دگنا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت فرما۔"

- وَاقْرَأْ الْآيَاتِ رقم: ١٦٥، ١٦٦، ١٦٧ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ،
- وَالْآيَاتِ رَقَمِ: ٣٧، ٣٨، ٣٩ مِنْ سُورَةِ الْأَعْرَافِ،
- وَالْآيَاتِ رَقَمْ: ٢١، ٢٢ مِنْ سُوْرَةِ إِبْرَاهِيمَ،
- وَالْآيَاتِ رَقَمْ: ٢٨، ٢٩ مِنْ سُوْرَةِ الْفُرْقَانِ،
- وَالْآيَاتِ رَقَمْ: ٦٢، ٦٣، ٦٤ مِنْ سُوْرَةِ الْقَصَصِ،
- وَالْآيَاتِ رَقَمْ: ٣١، ٣٢، ٣٣ مِنْ سُورَةِ سَبَا،
- وَالْآيَاتِ رَقَمْ: ٢٠ حتّٰى ٣٦ مِنْ سُوْرَةِ الصَّافَاتِ،
- وَالْآيَاتِ رَقَمْ: ٥٠ مِنْ سُوْرَةِ غَافِرٍ،

مذکورہ آیات کے علاوہ اور بھی زیادہ آیات میں یہ مضمون بیان کیا گیا ہے۔ نبی اکرم، رسول رحمت، پیغمبر جہاد محمد ﷺ نے جب مشرکین سے جنگ کی تھی تو صرف اور صرف قریشی رئیسوں اور وڈیروں سے ہی نہیں کی تھی۔ بلکہ آپ ﷺ نے مکہ کے عام پیروکاروں سے بھی جنگ کی تھی۔ نبی اکرم ﷺ کے بعد آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا بھی یہی طرز عمل تھا۔ انھوں نے بھی قائدین اور عام کارکنان میں کوئی فرق روا نہیں رکھا تھا۔ ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے فقط اللہ کی توفیق سے بیان کیا ہے۔ درود وسلام ہو محمد ﷺ پر، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم پر۔

1. عبد اللہ بن قعود
2. عبد اللہ بن غدیان
3. عبد الرزاق عفیفی
4. عبد العزیز بن باز　　　(المملکۃ السعودیۃ کی افتاء کمیٹی کے فتوٰی کا ترجمہ مکمل ہوا)

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا مفصل و مدلل بیان:

شیخ الاسلام امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ ان لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں جو معاہدہ توڑنے والے ہوں۔ ان کے ساتھ ایک جیسا سلوک روا رکھا جائے۔ خواہ وہ بذاتِ خود عہد توڑنے والے ہوں یا اس معاہدہ توڑنے پر خاموشی اختیار کرنے والے اور پسندیدگی ظاہر کرنے والے ہوں۔ سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے اس بارے روشنی ڈالتے ہوئے حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وَكَانَ هَدْيُهُ إِذَا صَالَحَ قَوْمًا فَنَقَضَ بَعْضُهُمْ عَهْدَهُ وَصُلْحَهُ وَأَقَرَّهُمُ الْبَاقُوْنَ وَرَضُوْا بِهِ غَزَا الْجَمِيْعَ وَجَعَلَهُمْ نَاقِضِيْنَ، كَمَا فَعَلَ بِقُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرِ وَبَنِيْ قَيْنُقَاعٍ، وَكَمَا فَعَلَ فِيْ أَهْلِ مَكَّةَ، فَهٰذِهٖ سُنَّتُهُ فِيْ أَهْلِ الْعَهْدِ، وَعَلٰى هٰذَا يَنْبَغِيْ أَنْ يَّجْرِيَ الْحُكْمُ فِيْ أَهْلِ الذِّمَّةِ، كَمَا صَرَّحَ بِهِ الْفُقَهَاءُ مِنْ أَصْحَابِ أَحْمَدَ وَغَيْرَهُمْ وَخَالَفَهُمْ أَصْحَابُ الشَّافِعِيِّ۔

إِلٰى أَنْ قَالَ رَحِمَهُ اللهُ: وَقَدْ أَفْتَيْنَا وَلِيَّ الْأَمْرِ لَمَّا أَحْرَقَتِ النَّصَارٰى أَمْوَالَ الْمُسْلِمِيْنَ بِالشَّامِ وَدُوْرَهُمْ وَرَامُوْا إِحْرَاقَ جَامِعِهِمْ الْأَعْظَمِ حَتّٰى أَحْرَقُوْا مَنَارَتَهُ وَكَادَ ــ لَوْلَا دَفْعُ اللهِ ــ أَنْ يُّحْتَرَقَ كُلُّهُ وَعَلِمَ بِذٰلِكَ مَنْ عَلِمَ مِنَ النَّصَارٰى وَوَطَئُوْا عَلَيْهِ وَأَقَرُّوْهُ وَرَضُوْا بِهِ وَلَمْ يُعْلِمُوْا وَلِيَّ الْأَمْرِ، فَاسْتَفْتٰى فِيْهِمْ مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ مَنْ حَضَرَهُ مِنَ الْفُقَهَاءِ، فَأَفْتَيْنَاهُ بِانْتِقَاضِ عَهْدِ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ وَأَعَانَ عَلَيْهِ بِوَجْهٍ مِّنَ الْوُجُوْهِ أَوْ رَضِيَ بِهِ وَأَقَرَّ عَلَيْهِ، وَأَنَّ حَدَّ الْقَتْلِ حَتْمًا لَا تَخْيِيْرَ لِلْإِمَامِ فِيْهِ كَالْأَسِيْرِ، بَلْ صَارَ الْقَتْلُ لَهُ حَدًّا ــ إِلٰى قَوْلِهِ: وَأَنَّ هَدْيَهُ وَسُنَّتَهُ إِذَا صَالَحَ قَوْمًا وَعَاهَدَهُمْ فَانْضَافَ إِلَيْهِمْ عَدُوٌّ سِوَاهُمْ، فَدَخَلُوْا مَعَهُمْ فِيْ عَقْدِهِمْ، وَانْضَافَ إِلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُوْنَ فَدَخَلُوْا إِلَيْهِ فِيْ عَقْدِهٖ۔ صَارَ حُكْمُ مَنْ حَارَبَ مَنْ دَخَلَ مَعَهُ فِيْ عَقْدِهٖ مِنَ الْكُفَّارِ حُكْمُ مِنْ حَارَبَهُ .... الشَّرْقِ لَمَّا أَعَانُوْا عَدُوَّ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى قِتَالِهِمْ فَأَمَدُّوْهُمْ بِالْمَالِ وَالسِّلَاحِ وَإِنْ كَانُوْا لَمْ يَغْزُوْنَا وَلَمْ يُحَارِبُوْنَا، وَرَاٰهُمْ بِذٰلِكَ نَاقِضِيْنَ لِلْعَهْدِ۔" [96]

"نبی اکرم ﷺ کی سیرت وہدایت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ: آپ ﷺ جس کسی قوم سے صلح کا معاہدہ کرتے۔ پھر اس قوم میں سے بعض افراد اپنے معاہدے اور صلح کو توڑ دیتے۔ جبکہ کچھ لوگ اس "نقض عہد" کی توثیق و تائید کرتے اور اس پر اپنی رضامندی ظاہر کرتے۔ نبی اکرم ﷺ ان تمام سے جنگ کرتے اور ان سب ہی کو عہد توڑنے والوں کے زمرہ میں شامل کرتے۔ رسول اللہ ﷺ نے بنو قریظہ، بنو نضیر اور بنو قنیقاع کے ساتھ یہی سلوک کیا۔ یہی سلوک رسول اللہ ﷺ نے اہل مکہ کے ساتھ بھی روا رکھا۔ رسول اللہ ﷺ کا اپنے عہد مبارک میں یہی طریقہ و معمول تھا۔ لہٰذا ان تمام اہل ذمہ (فدیہ دینے کے معاہدے کے ساتھ اسلامی حکومت کے تحت زندگی گزارنے والے لوگوں) کے ساتھ اسی سنت وسیرت کے مطابق معاملہ کرنا چاہیے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے شاگردوں اور ان کے علاوہ دیگر فقہاء نے بھی یہی وضاحت بیان کی ہے جبکہ امام شافعی کے شاگردوں نے اس بارے میں اختلافی ریمارکس دیے ہیں۔

96 زاد المعاد بتحقیق شعیب وعبد القادر الارناؤط: 3/138,136

(امام ابن قیم رحمۃ اللہ مزید فرماتے ہیں:) وقت کے حکمرانوں کو ہم نے تو یہی فتوٰی دیا تھا۔ جب عیسائیوں نے شام کے اندر مسلمانوں کی جائیداد، املاک، دیہاتوں، شہروں اور گھروں کو نذرِ آتش کر دیا۔ انہوں نے شام کی سب سے بڑی جامع مسجد کو بھی خاکستر کرنے کی مکمل تیاری کر لی تھی۔ یہاں تک کہ اس جامع مسجد کا ایک مینار انہوں نے جلا بھی دیا تھا۔ اگر اللہ تعالٰی کی طرف سے خاص فضل نہ ہوتا تو وہ ساری مسجد کو جلا کر راکھ کے ڈھیر میں تبدیل کر دیتے۔

ملک شام کے اندر ہونے والی اس کاروائی کا جب وہاں موجود دیگر عیسائیوں کو پتہ چلا۔ انہوں نے اس کی موافقت اور تائید ہی ظاہر کی۔ اس پر خوشی کا اظہار کیا۔ لیکن اس بات کی انہوں نے وقت کے حکمرانوں کو کانوں کان خبر نہ ہونے دی۔ (معاملہ کھل جانے پر) اس وقت کے حکمران نے اس وقت کے فقہاء سے فتوٰی طلب کیا۔ ہم اس کو یہ فتوٰی دیا کہ جس جس عیسائی نے اپنے معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے معاہدہ توڑا ہے۔ حملہ آوروں کا کسی طرح تعاون کیا ہے، اس پر خوشی کا اظہار کیا ہے یا اپنے لبوں پر مہر خاموشی لگاتے ہوئے ان کی تائید کی ہے۔ ان سب معاہدہ توڑنے والوں کی سزا سوائے قتل کے اور کوئی نہیں ہے۔ [97]

(امام ابن قیم مزید فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور حیات مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی قوم سے معاہدہ و صلح کرتے پھر جن کے ساتھ آپ کا معاہدہ طے پاتا ان کے ساتھ کوئی اور دشمن قبیلہ جاملتا اور ان کے معاہدے میں شامل ہو جاتا تو وہ اس کیے ہوئے معاہدہ میں شامل سمجھا جاتا۔ اسی طرح اگر کوئی قبیلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حالتِ کفر پر ہوتے ہوئے بھی آملتا۔ تو وہ آپ کے ساتھ معاہدہ میں شامل سمجھا جاتا۔ آپ کے ساتھ معاہدے میں شامل ہونے والے کسی کافر کے ساتھ کوئی قبیلہ بدعہدی کرتے ہوئے جنگ کرتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان بدعہدی کرنے والوں کو بھی اپنا مدمقابل دشمن سمجھتے اور ان کے ساتھ جنگ کرتے۔ [98]

97　سورۃ القتال / سورۂ محمد کی آیت: ۴ کی روشنی میں امیر لشکر کو قیدیوں کے بارے میں تین اختیارات حاصل ہیں: (1)..... ان کو قتل کروادینا۔ (2).... فدیہ لے کر آزاد کر دینا۔ (3)..... بطور احسان بغیر فدیہ لیے معاف کر دینا۔ مگر معاہدہ توڑنے والے بدعہد قیدیوں کے بارے میں امیر کو صرف اور صرف قتل کروانے کا اختیار حاصل ہے۔ باقی دونوں اختیارات اس کو حاصل نہیں۔ لہٰذا بدعہدی اور غداری کی صورت میں صرف اور صرف قتل کرنا ہی سزا ہے۔

98　اس کی مثال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اہل مکہ سے حدیبیہ کے مقام پر صلح کا معاہدہ کیا۔ اس کے بعد قبیلہ بنو بکر اہل مکہ کے ساتھ شامل ہو گئے اور قبیلہ بنو خزاعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آشامل ہوا۔ ایک وقت آیا کہ بنو بکر نے معاہدہ توڑتے ہوئے بنو خزاعہ پر دھاوا بول دیا۔ اہل مکہ نے بنو بکر کا پورا پورا ساتھ دیا اور معاہدہ کی خلاف ورزی کرنے کے مرتکب ہوئے۔ اس کے نتیجہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری تیاری کرتے ہوئے اہل مکہ پر حملہ کیا اور اللہ تعالٰی کی مدد و نصرت سے مکہ کو فتح کر لیا۔ لہٰذا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو خزاعہ پر حملے کو اپنے اوپر حملہ تصور کیا اور جوابی کاروائی کی۔ حالانکہ بنو خزاعہ اس وقت تک کافر قبیلہ تھا۔

مشرق کے عیسائیوں کے ساتھ جنگ کرنے کا فتویٰ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی دیا ہے۔ اس لیے کہ ان مشرقی عیسائیوں نے مسلمانوں کے دشمنوں کا مسلمانوں کے خلاف مال کے ساتھ اور اسلحہ کے ساتھ بھرپور تعاون کیا تھا۔ حالانکہ انھوں نے بذات خود نہ جنگ میں شرکت کی تھی نہ ہی مقابلے پر اترے تھے۔ صرف تعاون کرنے سے ہی ان کو معاہدہ توڑنے والے قرار دیا گیا اور ان کے ساتھ جنگ کرنے کا فتویٰ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے جاری کیا تھا۔'' (امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کے اقتباس کا ترجمہ مکمل ہوا)

امام ابن تیمیہ اور امام ابن قیم رحمہما اللہ کی وضاحت سے معلوم ہوا:

توجہ فرمایئے! شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اس شخص پر جو مسلمانوں سے جنگ کے موقع پر کفار کا تعاون کرتا ہے اور آلات حرب وضرب اور مال و دولت کے ساتھ ان کو سپورٹ فراہم کرتا ہے۔ وہ جنگ کرنے والوں اور لڑائی کرنے والوں کے ہی حکم میں شامل ہے۔ ان تعاون کرنے والوں کا بالکل وہی معاملہ ہے جو مسلمانوں کیساتھ بذات خود جنگ کرنے والوں کا ہے۔ باجود اس کے کہ وہ مسلمانوں سے جنگ کرنے والوں کے ساتھ بذات خود جنگ میں شامل نہیں تھے۔

اسی طرح جن عیسائیوں نے مسلمانوں کے گھروں اور جائیدادوں کو نذر آتش کرنے والوں کی بے غیرتی پر مسرت وشادمانی کا اظہار کیا تھا۔ امام ابن قیم دونوں قسم کے افراد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ سب قتل کر دیے جانے کے مستحق ہیں۔ حاکم وقت کو یہ بھی اختیار نہیں کہ وہ ان میں سے کسی کے لیے معافی کا پروانہ جاری کر سکے۔ ان کی حتمی سزا صرف اور صرف قتل ہے۔

اس سے آپ کو اس شخص کے متعلق تو بالکل واضح ہو جائے گا کہ جو کافروں کے اقدامات کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتا ہے ان کا تعاون کرتا ہے، ان کو مالی طور پر (Financially) اور معلومات کی فراہمی (informations for Providing) کے ساتھ سپورٹ فراہم کرتا ہے۔ بلکہ اس سے کہیں آگے نکل کر مسلمانوں کے ساتھ لڑنے کے لیے کافروں کے ساتھ نکل کھڑا ہوتا ہے۔ کافروں کے اتحاد میں شامل ہو جاتا ہے (یہ الگ بات ہے کہ اس کو لڑائی میں عملاً حصہ لینے کا موقع نہ بھی ملے) ایسے معاونین اور مددگاروں کا وہی حکم ہے جو اس جنگ میں حصہ لینے والے بڑے بڑے بدمعاشوں، سرغنوں اور سرپرستوں کا ہے۔ یہ سب کے سب اب ایک گروہ شمار ہوں گے اور ان کا ایک ہی حکم اور معاملہ ہو گا۔